REGD NO. L.5254

515

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

۲۰ شوال ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱ ؍

جلد ۴۵/۱۰ ۔ ۳۱ ہجرت ۱۳۳۵ ہش ۔ ۳۱ مئی ۱۹۵۶ء ۔ نمبر ۱۲۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳۰ مئی ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج بھی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ۔ آخری اطلاع یہ موصول ہوئی تھی ۔ کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۰ مئی ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو کل بخار اور ریلے چینی کی بہت تکلیف رہی ۔ آج صبح نسبتاً افاقہ ہے ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہت افاقہ ہے ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

مرکز جنگ کی ہنگامی صورت حال کیطرح مشرقی پاکستان کیلئے اناج کا انتظام کر رہا ہے

اس سلسلے میں روپیہ یا زرمبادلہ بچانے کی بالکل پروا نہ کی جائیگی

وزارت خوراک کے ترجمان کا بیان

کراچی ۳۰ مئی ۔ مرکزی وزارت خوراک کے ایک ترجمان نے بتایا ہے ۔ کہ مرکزی حکومت مشرقی پاکستان کے لئے اناج حاصل کرنے کی خاطر اسی پیمانے پر کوشش کر رہی ہے ۔ جیسی جنگ کے دنوں میں ہنگامی صورت حال میں ہوتی ہے ۔ ترجمان نے بتایا کہ اس سلسلے میں حکومت خرچ اور زرمبادلہ کو بچانے کا بالکل خیال نہیں کرے گی مشرقی پاکستان میں ۴ لاکھ ٹن اناج کی کمی تھی ۔ اس وقت تک ۲ لاکھ ٹن اناج وہاں پہنچایا جا چکا ہے ۔ جس کی بنا پر اب وثوق سے کہا جا سکتا ہے ۔ کہ صورت حال پر قابو پا لیا گیا ہے ۔

وزارت خوراک کے ترجمان نے مزید بتایا کہ مرکز کی ذمہ داری یہ ہے کہ غیر ممالک سے اناج حاصل کر کے مشرقی پاکستان کی بندرگاہ تک پہنچا دیا جائے ۔ آگے صوبہ میں اس کی مناسب تقسیم صوبائی حکومت کا کام ہے ۔ اور کوئی وجہ نہیں ۔ کہ ہم صوبائی حکومت کو اس ذمہ داری کا نا اہل قرار دیں ۔

گندم کی نقل و حمل سے پابندیاں نہیں اٹھائی جائیں گی ۔

لاہور ۳۰ مئی ۔ وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان ڈاکٹر خان صاحب نے صوبائی اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ صوبائی حکومت مغربی پاکستان کے تمام سابق صوبوں اور ریاستوں وغیرہ کے عملے کو نئے صوبائی سکرٹریٹ یا دوسرے متعلقہ محکموں میں برقرار رکھ رہی ہے ۔ وزیر خوراک سید عابد حسین نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ حکومت مستقبل قریب میں گندم کی نقل و حمل سے پابندیاں اٹھانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی ۔

مقبوضہ کشمیر کی بخشی حکومت جبر کے زور سے برسر اقتدار لائی گئی تھی

بھارت کی مشہور سماجی کارکن مس مردولا سارا بائی کا بیان

نئی دہلی ۳۰ مئی ۔ بھارت کی مشہور سماجی کارکن مس مردولا سارا بائی نے یہ انکشاف کیا ہے ۔ کہ مقبوضہ کشمیر کی بخشی حکومت جبر کے زور سے برسر اقتدار آئی تھی ۔ مس سارا بائی نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ اکتوبر ۱۹۵۳ء میں جب سرینگر کی نام نہاد اسمبلی سے بخشی غلام محمد نے اعتماد کا ووٹ حاصل کیا ۔ تو اس موقعہ پر متعدد ممبران اسمبلی کو جبراً اجلاس میں شامل ہونے سے روک دیا گیا ۔ شامل ہونے والے ممبران کو بھی دھمکیوں سے مرعوب کر کے بخشی حکومت کے حق میں ووٹ دینے پر مجبور کیا گیا ۔

روس کی طرف سے پاکستان کو پنسلین اور دیگر ادویات کا کارخانہ قائم کرنے کی پیشکش

کراچی ۳۰ مئی ۔ روسی سفارت خانہ کے تجارتی قونصلر نے بتایا ہے کہ روس نے پاکستان کو پنسلین اور بخار اتارنے کی دیگر ادویات تیار کرنے کے لئے ایک مکمل کارخانہ کی مشینری مہیا کرنے کی پیشکش کی ہے ۔ اگر حکومت پاکستان نے اس پیشکش کو منظور کر لیا ۔ تو بہت جلد مشینری پاکستان بھیجنے کے انتظامات مکمل کر لئے جائیں گے ۔ قونصلر نے بتایا کہ روس کا ایک تجارتی وفد کل کراچی پہنچ جائے گا ۔ یہ وفد روس اور پاکستان کے درمیان تجارت کو فروغ دینے کے سوال پر تبادلہ خیالات کرے گا ۔

آذربائیجان کے سابق وزیر اعظم کو سزائے موت دینے کا فیصلہ

ماسکو ۳۰ مئی ۔ روس کی سپریم کورٹ کی فوجی عدالت نے روس کے صوبہ آذربائیجان کے سابق وزیر اعظم اور تین چوٹی کے لیڈروں کو سزائے موت دینے کا فیصلہ کیا ہے ۔ ان پر ملک کے خلاف بغاوت کرنے کا الزام لگایا گیا تھا ۔ فوجی عدالت نے بتایا ہے کہ ملزمین نے اپنے جرموں کا اعتراف کر لیا ہے ۔

مسٹر سرکار کی وزیر اعظم اور صدر سے ملاقات

کراچی ۳۰ مئی ۔ مشرقی بنگال کے سابق وزیر اعلیٰ مسٹر ابو حسین سرکار نے کل وزیر اعظم اور صدر سکندر مرزا سے ملاقات کی ۔ ملاقات کے بعد آپ نے بتایا کہ میں نے مشرقی بنگال کی صورت حال کے متعلق تبادلہ خیالات کیا ۔ اور میں اس ملاقات سے ہر طرح مطمئن ہوں ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو خط لکھنے والے احباب اپنا پتہ مکمل لکھا کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خطوط لکھتے وقت بعض احباب اپنا پتہ نہیں لکھتے یا نامکمل پتہ لکھتے ہیں ۔ ایسے خطوط کا جواب نہیں دیا جا سکتا ۔ احباب کو چاہیئے کہ اپنا پتہ مکمل لکھا کریں ۔

(پرائیویٹ سکرٹری)

پنڈت نہرو کشمیر کے مسئلہ سے دنیا کی توجہ ہٹانا چاہتے ہیں (حمید الحق)

کراچی ۳۰ مئی ۔ پاکستان کے وزیر خارجہ حمید الحق چوہدری نے ایک بیان میں چترال کے متعلق پنڈت نہرو کے تازہ دعوے کو ایک ڈھونگ قرار دیا جس کے ذریعہ وہ دنیا کی توجہ کشمیر کے مسئلہ سے ہٹانا چاہتے ہیں ۔ آپ نے کہا چترال کا علاقہ ایک باضابطہ دستاویز کے ذریعہ پاکستان میں شامل ہوا ہے ۔ اس لئے یہ حقیقی اور قانونی طور پر پاکستان کا حصہ ہے ۔ آپ نے پنڈت نہرو کی متضاد پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے کہا جوناگڑھ کے معاملہ میں پنڈت نہرو کا موقف یہ تھا ۔ کہ چونکہ وہاں کے باشندوں کی اکثریت ہندو ہے ۔ اس لئے نواب آف جوناگڑھ کے مسلمان ہونے کے باوجود وہ بھارت کا حصہ ہے ۔ لیکن یہی نہرو کشمیر کے معاملہ میں کشمیر کے باشندوں کی غالب مسلم اکثریت کو نظر انداز کر کے مہاراجہ کشمیر کے فیصلہ کی آڑ میں کشمیر پر جبراً قبضہ رکھنا چاہتے ہیں ۔

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی ۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۵۶ء

ہمارے نوجوان اور دستور

اسلامیہ کالج لاہور کی رسم تقسیم انعامات کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے پاکستان کی سپریم کورٹ کے جج مسٹر جسٹس اے آر کارنیلیس نے اپنی تقریر میں بعض باتیں ایسی کہی ہیں۔ جن کو یاد رکھنا ہمارے ملک کے شہریوں کے لئے بہت مفید ہو سکتا ہے۔ آپ نے نوجوانوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:-

"ایک شہری کی حیثیت سے تعلیم یافتہ نوجوانوں پر غیر معمولی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ہمارے ملک میں ہر سال غیر معمولی ترقی ہوتی رہی ہے۔ اور گذشتہ سال پاکستان کے نئے آئین کی تکمیل ہماری ملکی زندگی میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اب پاکستان کے نوجوان تساہل پسندانہ زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ ملک کی ترقی اور خوشحالی کے لئے نوجوانوں کو مسلسل جدوجہد کرنا ہوگی۔

آپ لوگوں کو جو عملی زندگی کے میدان میں قدم رکھ رہے ہیں۔ اپنی خوش قسمتی سمجھنی چاہیئے، کہ آپ ڈکٹیٹرشپ یا اشتراکی نظام کے زیر اثر زندگی بسر نہیں کر رہے۔ ہمارے ملک کے عوام نے آزادانہ طور پر اپنی خوشی سے جمہوری نظامِ حیات کو اپنایا ہے۔ ہمارے عوام اسی آزادانہ فضا میں زندگی بسر کریں گے۔ اور وہ اسلامی قوانین کے مطابق اپنے قوانین وضع کریں گے۔ آپ لوگوں کو کبھی یہ حقیقت نظر انداز نہیں کرنی چاہیئے۔ اور جو ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں۔ ان سے عہدہ برآ ہونے کے لئے کمربستہ رہنا چاہیئے۔"

(روزنامہ نوائے وقت ۲۰ مئی ۱۹۵۶ء)

ہمارے نوجوانوں کو پاکستان کے نئے دستور کے نفاذ کے بعد یہ نصیحت گوشِ ہوش سے سننی چاہیئے۔ یعنی

وہ دن گئے کہ کہتا تھا نوکر نہیں ہوں میں

پاکستان اگرچہ کہنے کو تقسیم ملک کے وقت ہی سے ایک آزاد ریاست بن چکی تھی۔ لیکن ابھی چند دنوں تک وہ اس دستور کے ماتحت تھی۔ جو انگریز نے بنایا تھا۔ اگرچہ اس میں چند ضروری ترامیم کر دی گئی تھیں۔ مگر بنیادی حیثیت سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا اور ہمارے لئے یہ کہنا آسان تھا۔ کہ ابھی ہم واقعی آزاد نہیں ہوئے۔ کیونکہ آزادی کے اوصاف میں یہ آزادی بھی شامل ہے۔ کہ ہم اپنے حسب حال اپنا دستور بنائیں۔ اور کسی بیرونی ملک کی ماتحتی قبول نہ کریں۔

اس طرح ہمارے ملک کی حالت ابھی انگریز کی آزاد نوآبادی کی سی تھی۔ کیونکہ بعض امور میں برطانوی شہنشاہیت کے احکام ہمارے ملک میں جاری ہو سکتے تھے۔ اس طرح نیا دستور بننے سے ہم نہ صرف انگریز کے بنائے ہوئے دستور سے آزاد ہو گئے ہیں۔ بلکہ جمہوریہ بننے کی وجہ سے برطانیہ کے باقی ماندہ اثرات سے بھی نجات پا گئے ہیں۔

دوسرے لفظوں میں پہلے ہم اپنی کوتاہیوں کے لئے کسی نہ کسی حد تک معذرات پیش کر سکتے تھے۔ اور ان کی ذمہ داری دوسروں پر ڈال سکتے تھے لیکن اب جبکہ ہماری آزادی مکمل ہو گئی ہے۔ اور ہم نے اپنی مرضی کے مطابق دستور بنا لیا ہے۔ اور ملک کو تمام بیرونی اثرات سے بالا کر لیا ہے۔ تو اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ اب ہم نے اپنے ملک کی ترقی و فلاح کی تمام ذمہ داری اپنے اوپر ڈال لی ہے۔ اور اب فرائض سے گریز کے لئے ہمارے پاس کوئی عذر لنگ نہیں رہا۔

یہ امر بھی واضح ہے۔ کہ یہ ذمہ داری اگرچہ پاکستان کے ہر شہری پر یکساں طور پر آپڑی ہے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے، کہ عملاً یہ ذمہ داری انہی لوگوں کے کندھوں پر ہے۔ جو نہ صرف نوجوان اور باہمت ہیں۔ بلکہ اس بات کی قابلیت رکھتے ہیں۔ کہ ملک کو پستی سے اٹھا کر ان بلندیوں تک لے جائیں۔ جو کسی قوم کا مطمح نظر ہو سکتی ہیں۔

نیا دستور بننے سے صرف یہی نہیں ہوا کہ ہم نے ایک نیا دستور اپنی مرضی کے مطابق بنا لیا ہے۔ بلکہ ہمارے خاص حالات کے مطابق جیسا کہ اول روز سے ہی یقین تھا۔ ہمیں ایسا دستور بنانے کی توفیق حاصل ہوئی ہے۔ جس میں ہم اسلام کی تعلیم کو اجاگر کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے پہلے بھی واضح کیا ہے۔ اسلامی دستور بذاتِ خود اتنا وسیع النظر ہے۔ کہ اسے جمہوری کہنے کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن بعض تنگ نظر مذہبی لیڈروں کے ذاتی نظریاتِ اسلام کی وجہ سے ضروری سمجھا گیا ہے۔ کہ اسے جمہور کا نام بھی دیا جائے۔

الغرض اس لحاظ سے ہمارا دستور خاص نوعیت رکھتا ہے۔ اور ہمارے نوجوانوں کا فرض ہے۔ کہ اس دستور کو جس نے ہمارے فرائض کو صاف صاف طور پر متعین کر دیا ہے۔ کامیاب بنانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور خرچ کر دیں۔ نیا دستور ان کی ہمت اور جرأت کے لئے ایک تازیانہ ہے۔ کیونکہ اس سے ہماری منزل ہماری آنکھوں کے سامنے رکھ دی گئی ہے۔ اور اگر ہم نے آنکھیں بند کر لیں۔ اور اپنے فرائض سے غفلت برتی۔ تو اس کے یہ معنی ہوں گے۔ کہ ہم ہرگز ایک زندہ قوم نہیں ہیں۔ بلکہ مردہ ہیں۔ اور ہمیں یہ احساس ہی نہیں۔ کہ فضا میں کیا تبدیلی ہو گئی ہے۔ ہم کون ہیں۔ اور ہمیں کیا کرنا ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ نیا دستور بنانا محض ایک بیکار فعل ہے۔ اور ہمارے لئے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کہ ہم اپنے ملک پر اب حکمران ہیں یا کوئی بیرونی ملک ہم پر حکمرانی کر رہا ہے۔

جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ نئے دستور کے تعلق میں اصل چیز جو ہمارے نوجوانوں کی توجہ کے قابل ہے وہ یہ ہے۔ کہ ہمارے دستور میں یہ امکان رکھا گیا ہے۔ کہ ہم اپنے اسلامی رجحانات کو اجاگر کر سکیں۔ اس میں ایسی دفعات رکھی گئی ہیں۔ جن سے فائدہ اٹھا کر ہم نہ صرف اپنے آپ کو اسلامی اخلاق کے سانچے میں ڈھال سکتے ہیں۔ بلکہ تمام دنیا کو اسلامی اخلاق کی قدر و قیمت سمجھا سکتے ہیں۔ اور اسے بتا سکتے ہیں۔ کہ اسلام نے بین الاقوامی رواداری کے جو اصول پیش کئے ہیں۔ جمہوریت کے پنڈت ابھی اس کی گرد تک بھی نہیں پہنچ سکے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ جو ذمہ داری ہم نے اپنے اوپر لی ہے یہ جہاں اہم ہے۔ وہاں اس کے تقاضوں کو پورا کرنا بھی نہایت ہی مشکل بات ہے۔ سب سے بڑی مشکل شاید یہ نہیں ہے۔ کہ اسلام کی سادہ تعلیم کو کس طرح زیر عمل لایا جائے۔ بلکہ ہماری دانست میں سب سے بڑی مشکل یہ ہے۔ کہ کس طرح ان مختلف خود ساختہ نظریاتِ اسلام سے دامن بچا کر صراط مستقیم پر چلا جائے۔ جو امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ دام ہمرنگ زمین کا درجہ اختیار کر چکے ہیں۔

اس کا علاج در اصل سادہ ہے۔ جو خود اسلامی تعلیم میں اچھی طرح واضح کر دیا گیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہم خواہ سیاست ہو یا زندگی کا کوئی اور شعبہ تقویٰ کا دامن مضبوطی سے پکڑ لیں۔ تو بلا خوف و خطر ان طوفانوں سے پار ہو سکتے ہیں۔ جو خود غرض اقتدار پسند ذہنوں نے شعوری طور پر یا غیر شعوری طور پر اٹھا رکھے ہیں۔ اور جنہوں نے اسلامی تعلیم کے حسین چہرے پر خوفناک نقاب ڈال دیئے ہیں۔ اس طرح سب سے بڑی مشکل جو اس راہ میں ہمارے نوجوانوں کو درپیش ہے۔ وہ دہشت پسند بازیگروں کی بازیگری کے کرتب ہیں۔ یہی نہیں بلکہ اسلام کے صراط مستقیم سے دور لے جانے والی اور بھی خوشنما پگڈنڈیاں ہمیں ہر قدم پر ملتی ہیں۔ اگر کہیں یہ سراسر سیاست کا روپ دھار لیتی ہیں۔ تو کہیں یہ ہمیں رہبانیت کے اتھاہ سمندر میں غرق کر دیتی ہیں۔ جہاں سے ابھرنا خالہ جی کا گھر نہیں۔ اس کے باوجود اگر ہم اسلام کی تعلیم کے بنیادی نقطہ کو سمجھ لیں۔ یعنی تقویٰ کا منتر یاد کر لیں۔ تو یقیناً یہ سب شعبدہ بازیاں ہمارے راستہ سے اس طرح ہوا ہو جائیں گی۔ کہ جس طرح صابن کا بلبلہ ٹوٹ کر ہوا میں گم ہو جاتا ہے۔ یہ ہم اپنی طرف سے نہیں کہتے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کو اسی سے شروع فرمایا ہے۔

ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدًی للمتقین

یعنی یہ کتاب قرآن مجید شک و شبہ سے بالا ہے۔ اور متقیوں کے لئے رہنما ہے۔ یعنی اسلامی تعلیم صرف ان کو ہدایت دیتی ہے۔ جو تقویٰ کو اپنا اولین اصول بناتے ہیں۔ ورنہ اسلامی دستور بھی ہماری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔

مجالس خدام الاحمدیہ —— خدمتِ خلق

چند روز ہوئے دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے بعض مجالس کو اس بارہ میں بذریعہ خط لکھا گیا ہے۔ کہ وہ مندرجہ ذیل کوائف سے اطلاع دیں۔

(۱) آپ کی مجلس یا جماعت میں کتنے احمدی معماری اور نجاری کا کام جانتے ہیں۔ مکمل فہرست ارسال کریں۔ (خدام اور انصار دونوں) (۲) آپ نے کتنے خدام کو معماری اور نجاری کا کام سیکھنے پر مقرر کیا ہے۔ فہرست ارسال کریں۔ (۳) آپ کی مجلس یا جماعت میں کون کونسے احمدی ڈاکٹر ہیں۔ (۴) آپ کی جماعت یا مجلس میں کون کونسے تیراک ہیں۔ (۵) ضرورت کے وقت مرکز کے مطالبہ پر آپ کتنے احباب کو فوری طور پر خدمتِ خلق کے لئے بھجوا سکتے ہیں۔

اس بارہ میں بذریعہ اعلان ہذا تاکید کی جاتی ہے۔ کہ مطلوبہ کوائف جلد تر بھجوانے چاہئیں۔ اور کوشش کی جائے۔ کہ جن مقامات پر سیلاب وغیرہ قسم کی آفات کا خدشہ ہے۔ وہاں ابھی سے اسی موقعہ پر خدمتِ خلق کے لئے تیاری شروع کر دی جائے۔ تا وقت پر فوری طور پر مدد کی جا سکے۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دارالافتاء ربوہ

چند سوالات اور انکے جواب

— از مکرم ملک سیف الرحمن صاحب فاضل مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ —

سوال (۱) اگر عورت اپنے خاوند کو لکھ کر تحریر دے۔ کہ میں تمہارے پاس رہنا نہیں چاہتی مجھے طلاق چاہیئے تو یہ خلع ہوگا یا طلاق؟

الجواب (۱)۔ بظاہر یہ صورت طلاق کی ہے۔ کیونکہ عورت نے تحریری طور پر جو مطالبہ کیا ہے۔ اس میں یہ ذکر نہیں کہ وہ اپنے مہر کے عوض میں طلاق چاہتی ہے۔ حالانکہ خلع کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ مہر کے عوض میں علیحدگی ہوئی ہو۔

سوال (۲) مرد ایک عورت کے لکھنے پر کہ مجھے طلاق چاہیئے۔ یہ الفاظ لکھ کر دے کہ "میں بموجب تمہارے لکھنے پر بخوشی تمہارے تین طلاق دیتا ہوں تو کیا پھر بھی عورت کو شریعت حق مہر دلواتی ہے؟

الجواب (۲) اگر عورت نے صراحتاً مہر ترک کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا ہے۔ تو پھر شریعت عورت کو حق مہر نہیں دلواتی۔

سوال (۳) اگر ایسی تحریر عورت مرد کے سامنے اسی موقعہ پر ہی پھاڑ دے۔ تو کیا پھر بھی یہ طلاق یا خلع قائم رہتا ہے کہ نہیں۔ اور ان حالات کے بعد مرد عورت سے مخصوص تعلقات پھر قائم کرسکتا ہے؟

جواب (۳) بظاہر اس کی صورت یہ ہے کہ عورت نے اپنا مطالبہ ترک کر دیا ہے۔ اور اگر مرد نے بھی معاملہ کو رفع دفع سمجھا ہے۔ تو پھر یہ صورت رجوع کے مرادف ہوگی۔ اور طلاق کالعدم ہو جائے گی۔

سوال (۴) کیا نکاح کے موقعہ یا شادی کے موقعہ پر لڑکی والوں سے زیورات وغیرہ واپس لینے کی شرط شریعت اسلامی میں جائز ہے یا ناجائز؟

جواب (۴)۔ اگر لڑکی نے اس شرط کو مان لیا ہے۔ تو لڑکی زیورات واپس کرنے پر مجبور ہے۔ گو اخلاقاً ایسی شرط معیوب ہے۔

سوال (۵) شادی کے بعد عورت کو والدین اور سسرال کے دیئے ہوئے سامان وغیرہ پر مرد کے کچھ حقوق ہیں کہ نہیں۔ اگر ہیں تو کیا؟

جواب (۵) جو اشیاء عورت کی ملکیت ہیں۔ ان پر صرف اسی کا حق ہے۔ ہاں تمدنی اور اخلاقی حقوق مرد کے عورت پر اور عورت کے مرد پر قائم رہیں۔ اور ان کی پابندی میں ہی محبت اور پیار کے رہن سہن کی ضمانت ہے۔ ورنہ تو عذاب کے سوا ایسے رشتہ میں کیا دھرا ہے۔

سوال (۶) شادی کے بعد عورت پر سسرال یعنے سسر اور ساس کے کیا حقوق شریعت نے رکھے ہیں۔ اور مرد پر ساس سسر کے کیا حقوق ہیں۔

جواب (۶) ادب، احترام، خدمت ان باتوں کی شریعت نے تلقین کی ہے۔

سوال (۷) اگر عورت طلاق کے بعد خاوند کی عدم موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کا سامان لے جائے تو شریعت اس کے متعلق کیا فتوے دیتی ہے۔ کیا شریعت ایسی حالت میں عورت کا حق اسے دلواتی ہے۔

جواب (۷) عورت مذکورہ کے مطابق عورت اسی سلوک کی مستحق ہے۔ جو ایک چور اور غاصب کے لئے مقرر ہے۔ طلاق کے بعد عورت کا خاوند کی عدم موجودگی میں چلے جانا اور کسی جرم کا ارتکاب کر کے جانا بالکل علیحدہ امر ہیں۔ جرم کی اسے سزا ملے گی۔ اور جو اس کا حق ہے وہ اسے دلوایا جائے گا۔

سوال (۸) عورت اگر خاوند کے ماں باپ کو گالیاں دے بدزبان ہو۔ اور گندے جھوٹے شرافت سے گرے ہوئے الزام لگائے تو شریعت نے عورت کے لئے کیا سزا مقرر کی ہوئی ہے۔

جواب (۸) عورت کو سمجھایا جائے اگر سمجھے تو سرزنش کیجئے اصلاح کی غرض سے تھوڑا بہت خاوند مار بھی سکتا ہے۔ بزرگوں نے سمجھانے کیلئے کہا ہے اگر کوئی صورت بھی اصلاح کی نظر نہ آئے تو ایسی عورت کو طلاق دے دی جائے۔

سوال (۹) سوال ہشتم کی صورت میں مرد اگر عورت کو کہے کہ تم کو میرے والدین سے معافی مانگنا چاہیئے، اور [illegible] سے بھی۔ کیا یہ عورت سے زیادتی ہے؟

جواب (۹) خاوند عورت کو معافی مانگنے کے لئے کہہ سکتا ہے۔ اور عورت کو چاہیئے کہ وہ اپنی غلطی کا اعتراف کرے۔ اور اپنے بزرگوں سے معافی مانگے۔ لیکن بزرگوں کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنی بہو سے محبت اور ہمدردی کا سلوک کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اصلاح اعمال کے متعلق زرّیں ہدایات

(۱) "مبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں۔ کیونکہ وہی خدا کو دیکھیں گے۔ مبارک وہ جو شبہات اور شکوک سے نجات پا گئے ہیں۔ کیونکہ وہی گناہوں سے نجات پائیں گے۔ مبارک تم جبکہ تمہیں یقین کی دولت دی گئی۔ کہ اس کے بعد تمہارے گناہ کا خاتمہ ہوگا۔"

(۲) "ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے عاجز مخلوق کو خدا بنایا۔ ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول ؐ کو قبول نہ کیا۔ مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اسکے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔"

(۳) "تمہیں چاہیئے کہ اس دنیا کے فلسفیوں کی پیروی مت کرو۔ اور ان کو عزت کی نگاہ سے مت دیکھو کہ یہ سب نادانیاں ہیں۔ سچا فلسفہ وہ ہے۔ جو خدا نے تمہیں اپنی کلام میں سکھلایا ہے۔ ہلاک ہو گئے وہ لوگ جو اس دنیوی فلسفہ کے عاشق ہیں۔ اور کامیاب ہیں وہ لوگ جنہوں نے سچے علم اور فلسفہ کو خدا کی کتاب میں ڈھونڈا۔"

(۴) "رحم کے لائق بنو تا تم پر رحم کیا جائے۔ اضطراب دکھلاؤ تا تسلی پاؤ۔ بار بار حلاؤ۔ تا اک ہاتھ تمہیں پکڑ لے" (کشتی نوح)

نقد و تبصرہ

اخبار آزاد نوجوان مدراس کا — تبلیغ نمبر —

قیمت فی پرچہ آٹھ آنے
سالانہ چندہ ساڑھے چھ روپے ششماہی ساڑھے تین روپے۔ ملنے کا پتہ ۵۴ بیگم صاحبہ سٹریٹ رائی پیٹھ مدراس ۱۴

اخبار آزاد نوجوان، جنوبی ہندوستان کے احمدیوں کا ایک تبلیغی اخبار ہے جو مدراس سے ایک مخلص احمدی نوجوان محمد کریم اللہ صاحب نوجوان کی ہمت اور محنت سے باقاعدگی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ حال ہی میں اس اخبار کا ایک ضخیم تبلیغی نمبر شائع ہوا ہے جس میں ۸ صفحات حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے اور جنوبی ہند کے مختلف تبلیغی جلسوں کی تصاویر سے مزین ہیں۔ یہ نمبر کم و بیش ۲۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ حضور ایدہ اللہ کا ایک خاص پیغام اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ایک قیمتی مضمون کے علاوہ جماعت کی اسلامی خدمات اور تبلیغی مشاغل کی تفصیل بھی دی گئی ہے۔ غرض یہ پرچہ ہر لحاظ سے نہایت مفید اور کامیاب ہے۔ جس کے لئے ہم مدیر محترم محمد کریم اللہ صاحب اور ان کے رفقاء کو مستحق مبارکباد سمجھتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ بھارت میں اس اخبار کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو۔

اسلام کا اصل مقصد پاکیزگیٔ نفس ہے

جماعت احمدیہ اسی مقصد کی علمبردار ہے

— از مکرم مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سنگاپور —

(۲)

یہ بات اور بھی واضح ہو جاتی ہے جب ہم قرآن کریم کی ان آیات پر غور کرتے ہیں۔ جن میں تلوار کے جہاد کا ذکر ہے۔ ان میں بے شک مسلمانوں کی فتح اور غلبہ کا ذکر ہے۔ لیکن انہیں "فتح عظیم" قرار نہیں دیا گیا۔ فتح عظیم اگر قرار دیا گیا ہے تو "صلح حدیبیہ" کو جو بظاہر مسلمانوں کے لئے ایک فاش شکست تھی۔ صلح حدیبیہ کی شرائط کو دیکھ کر صحابہ کرام بھی مطمئن نہ تھے۔ لیکن سیدنا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو یقین تھا کہ اس ظاہری شکست میں ہماری فتح عظیم مضمر ہے۔ کیونکہ جہاد اصغر (جنگ) تو بند ہو جائے گا۔ لیکن جہاد اکبر کا موقعہ بخوبی میسر آ جائے گا۔ چنانچہ امام زہری فرماتے ہیں۔ کہ صلح حدیبیہ یقیناً فتح عظیم تھی۔ کیونکہ اس صلح کے صدقے مسلمانوں کو کفار سے ملنے اور بات چیت کرنے کی کھلی چھٹی ملی۔ اور اپنے نفوس کی اصلاح کے ساتھ ساتھ انہیں کفار کی طاغوتی طاقتوں کو توڑنے کا بھی اچھا موقعہ ہاتھ آیا۔ جس سے کہ بکثرت لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔ (دیکھو تفسیر خازن جلد ۶ صفحہ ۱۵۶ مصری)

اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے اسی لئے مبعوث فرمایا کہ مسلمانوں کو پھر سے جہاد اکبر کی طرف متوجہ کریں۔ اور جب کہ کفار خود اپنی تلواروں کو مذہبی امور کے لئے فیصلہ کن تسلیم نہیں کرتے۔ بلکہ وہ تلوار کے استعمال کے خلاف ہیں۔ اور یہ کوئی دانائی نہیں۔ کہ مسلمان تلواریں لیکر کفار کے گلے کاٹنے شروع کر دیں۔ خصوصاً اس وقت جبکہ مسلمانوں کے ہاتھ میں تلوار گویا ہے ہی نہیں۔ تلوار کے استعمال کے دو ہی نتیجے ہو سکتے ہیں۔ یا تو دشمن کو ہلاک کر دیا جائے۔ یا پھر اسے منافق بنا دیا جائے۔ اور یہ دونوں چیزیں اسلام کے نزدیک زیادہ مفید نہیں۔ اسلام کے نزدیک سب سے زیادہ قابل قدر یہ بات ہے۔ کہ کسی شخص کو نرمی اور محبت سے دلائل کے ذریعہ اسلام کی طرف کھینچا جائے۔ پس اب جہاد اکبر کا موقعہ ہے۔ جہاد اصغر کا موقعہ نہیں۔ چنانچہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خود فرما دیا ہے۔ کہ یضع الحرب کہ مسیح موعود (علیہ السلام) کے وقت تلوار کو استعمال نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ اسلام دلائل اور نشانات اور دعاؤں سے کامیاب ہوگا۔ کیونکہ یہی تین چیزیں الٰہی کارخانہ کی زینت ہیں۔ اور انہی پر عالم روحانی کے حسن و جمال کا مدار ہے۔ اور یہی مطلب ہے۔ اس حدیث کا جس میں اعلان کیا گیا ہے کہ کفار مسیح موعود کے دم (سانس) سے مرتے چلے جائیں گے۔ پس مسیح موعود کا آنا یہ معنے رکھتا ہے۔ کہ اے مسلمانو! اب مذہبی اختلافات کو طے کرنے کے لئے اپنی تلواروں کو مت استعمال کرو۔ انہیں نیام میں ڈالو۔ اور ان کی بجائے دلائل اور نشانات کے ساتھ دعائیں کرتے ہوئے دنیا میں نکل جاؤ۔ اور طاغوتی طاقتوں کو ان اُن دیکھے۔ لیکن سب سے زیادہ تیز ہتھیار کے ذریعہ توڑ کر رکھ دو۔

یہی وہ راہ ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتائی اور یہی وہ راہ ہے جس کے اختیار کرنے سے اسلام کی "فتح عظیم" کا حصول یقینی اور قطعی ہے۔

تلوار اور اسلام

آجکل کے بعض "مفکر"، "فلسفی" یا لیڈر کہلانے والے جن کا اپنے رب سے کوئی تعلق نہیں۔ جو خدا کی طرف نظر اٹھانے کی بجائے مادیات کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ اس خیال میں مبتلا ہے۔ کہ تلوار اسلام اور مسلمانوں کی کامیابی کی ضامن ہے۔ کیونکہ یہ قابہ رانی کا کام دیتی ہے۔ اور اس سے بگڑی سنورتی ہے۔ اور یہی ایک آلہ ہے۔ جس سے کفر و نفاق کی جڑوں کو اکھاڑ کر پھینکا جا سکتا ہے۔ اس لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان ابواب الجنۃ تحت ظلال السیوف۔ کہ جنت کے دروازے تلواروں کے سایہ تلے ہیں۔

ان کا خیال در اصل "عدم فکر" کا نتیجہ ہے۔ اور اس بات کی دلیل ہے۔ کہ قرآن کریم اور احادیث پر کبھی بغور نظر نہیں ڈالی گئی۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمایا ہے۔ ان السیف لا یمحو النفاق کہ تلوار نفاق کو نہیں مٹا سکتی۔ اس حدیث کے دو معنے کئے جا سکتے ہیں۔ اول تو یہ کہ اگر کوئی منافق تلوار لے کر میدان جنگ میں جاتا ہے۔ اور قتل ہو جاتا ہے۔ تو اس کا یہ فعل اسے نفاق سے پاک نہیں کر سکتا۔ دوسرے معنے یہ ہو سکتے ہیں کہ تلوار سے ایک شخص کو اس بات پر تو مجبور کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے کفر سے باز آئے۔ اور زبان سے کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو جائے لیکن اس کے کھاشی سے جو نفاق اس کے دل میں پیدا ہو جائے گا۔ اسے وہ تلوار دور نہ کر سکے گی۔ کیونکہ وہی تو نفاق پیدا کرنے کا موجب بنی ہے۔

رہی حدیث کہ جنت کے دروازے تلواروں کے سایہ تلے ہیں۔ اس کا بھی وہ مطلب نہیں جو سمجھا گیا ہے۔ اس کا صاف اور واضح مطلب یہ ہے۔ کہ جو لوگ کفار کی تلواروں کے سایہ کے نیچے بھی اپنے ایمان پر قائم رہتے ہیں۔ اور ان کے دل ذرہ بھر متزلزل نہیں ہوتے وہ یقیناً جنت کے دروازے پر ہیں۔ اگر وہ قتل ہوں تو یقیناً جنت میں داخل ہوں گے۔ دراصل ایسے لوگ اس وہم میں مبتلا ہیں کہ جب تک تلوار ہمارے ہاتھ میں نہ ہو۔ حکومت الٰہیہ قائم نہ ہوگی۔ اور ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ حکومت الٰہیہ قائم کرنے کی کوشش کرے۔

اگر ان کی اس بات کا تجزیہ کیا جائے گا تو واضح ہو جائے گا۔ کہ وہ "دنیوی حکومت" کو جو ان کے خیالات کے مطابق چلائی جائے "حکومت الٰہیہ" کا نام دے رہے ہیں۔ اور اسی کا چرچا کر رہے ہیں۔ ورنہ "حکومت الٰہیہ" کے لئے تلوار یا حکومت کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ صرف ان انبیاء کرام کے حالات پر ہی غور فرما کر دیکھ لیں۔ جن کا ذکر قرآن مجید میں کیا گیا ہے۔ سوائے تین چار انبیائے کرام کے باقی سب دوسری حکومتوں کے ماتحت تھے۔ لیکن باوجود اس حقیقت کے پھر بھی خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ ہم نے انہیں الحکم یعنے حکومت عطا فرمائی (سورہ الانعام آیت ۹۰) پس انبیاء کرام کی حکومت جو دراصل حکومت الٰہیہ ہے روحانی ہوتی ہے۔ اور اس کا دائرہ انسانی قلوب ہوتے ہیں۔ جب قلوب اس حکومت میں آ جاتے ہیں۔ تو اعضائے انسانی خود بخود "حکومت الٰہیہ" کی اطاعت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور وہ اس اطاعت پر فخر کرتے ہیں۔ اسی "اصلاح نفس" کو جہاد اکبر قرار دیا گیا ہے۔ اور جو شخص روحانی بینائی رکھتا ہے۔ وہ یقیناً اس بات کا اقرار کرے گا۔ کہ حکومت الٰہیہ قائم کرنے کا ذریعہ یہی جہاد اکبر ہے۔ نہ کہ تلوار یا دنیوی حکومت۔ اس وقت مسلمانوں کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے کئی ممالک کی حکومت عطا کر رکھی ہے۔ لیکن کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہاں حکومت الٰہیہ قائم ہے۔ "حکومت الٰہیہ" کا قیام تو دور کی بات ہے۔ حکومت الٰہیہ کے قیام کا ارادہ رکھنے والوں کی سزا بھی ان ممالک میں بموجب قول مولوی مودودی صاحب کوئی معمولی سزا نہیں ہے۔ لیکن باوجود اس واضح اور مسلمہ حقیقت کے اپنے آپ کو صالحین قرار دینے والے اسی بات پر مصر ہیں۔ کہ تلوار کا جہاد ہی جہاد اکبر ہے۔

ایک واقعہ

۱۹۴۹ء کا واقعہ ہے کہ میں پاسپورٹ کی تیاری کے سلسلہ میں گجرات سے لاہور جا رہا تھا۔ جب گاڑی پر سوار ہوا تو حسن اتفاق سے ایک سفید پوش تعلیم یافتہ آدمی کے پاس جگہ مل گئی۔ معمولی بات چیت کے بعد معلوم ہوا۔ کہ وہ راولپنڈی کے اسلامیہ ہائی سکول کے استاد ہیں۔ اور جماعت اسلامی کے ممبر۔ میں نے عرض کیا کہ میں احمدیت کا خادم ہوں۔ اور پاسپورٹ تیار کروانے لاہور جا رہا ہوں۔ پھر کیا تھا۔ انہوں نے قادیانی قادیانی پکار کر اپنے لئے موافق ماحول تیار کرنے کی کوشش کی۔ اور ساتھ ہی اپنے عام جماعتی خیال کے ماتحت یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ قادیانی جہاد کے منکر ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ کہ ہم کسی جہاد کے بھی منکر نہیں۔ جہاد کی

تین قسمیں ہیں۔ ایک جہاد اصلاح نفس ایک جہاد تبلیغ اور ایک جہاد بالسیف۔ ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ پہلے دونوں قسم کے جہاد کسی وقت نہ بند ہوئے ہیں۔ اور نہ ہی ہوں گے۔ البتہ تلوار کا جہاد بعض شرائط سے مشروط ہے۔ چونکہ اس زمانہ میں وہ شرائط مفقود ہیں۔ اس لئے وہ جہاد اب ناجائز ہے۔ ہاں اگر اس کی شرائط موجود ہوں۔ تو پھر وہ بھی دوسری قسم کے جہادوں کی طرح جائز بلکہ بعض صورتوں میں ضروری ہوگا۔ پھر خاکسار نے عرض کیا۔ کہ سب سے اہم جہاد تو نفس کا مقابلہ اور اس کی اصلاح ہے۔ اور دوسرے درجہ پر تبلیغ کا جہاد ہے۔ اور سب سے آخری اور چھوٹا جہاد جنگ ہے۔

میری یہ بات سنکر وہ سفید پوش دوست آپے سے باہر ہو گئے۔ اور ایک گاؤں کے رہنے والے سے پوچھنے لگے۔ کہ بتاؤ کہ نفس کے مقابلہ کرنے سے تمہیں زیادہ درد ہوتا ہے۔ یا اگر چاقو سے تمہاری چھنگلی کو معمولی سا زخم کر دیا جائے؟" وہ چودھری بولا۔ "جی چھنگلی پر زخم ہو جائے۔ تو چیخیں نکل جائیں۔ لیکن نفس کے مقابلہ سے تو کوئی پتہ ہی نہیں چلتا"۔

چودھری کی یہ بات سن کر وہ "صالح" دوست تو پھولے نہ سماتے تھے۔ لیکن خاکسار کو ان کی اس لیاقت پر رونا آ رہا تھا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہیں "جہاد بالسیف" کے علاوہ دوسرے کسی جہاد کا علم ہی نہ تھا۔ اور جب خاکسار نے ان کے سامنے جہاد اکبر اور جہاد کبیر کا ذکر کیا۔ تو تلملا اٹھے۔ اور شور برپا کر دیا۔

اب غور فرمایئے۔ کہ "صالحین زمانہ" کی یہ حالت ہے۔ تو عوام یا فاسقین کا کیا حال ہوگا؟ اور جب یہ "صالحین" صرف "جہاد بالسیف" کا سبق ہی سیکھے ہوں۔ تو انہیں "مبشرین اور واعظین" کی کیا قدر معلوم ہو۔ حالانکہ خدا تعالے فرماتا ہے۔ فبعث الله النبيين مبشرين و منذرين (سورۃ البقرہ آیت ۲۱۳) کہ انبیائے کرام مبشرین اور واعظین کی جماعت ہے۔" چونکہ جماعت احمدیہ بھی منہاج نبوت پر قائم کی گئی ہے۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ اس کا بانی بھی مبشر اور منذر ہو۔ اور اس کی جماعت مبشرین اور واعظین کی جماعت ہو۔

خدا کے مبشر کا خطاب

آؤ میں زمانہ کے اس مبشر اور منذر کا کچھ کلام سناؤں۔ جس سے آپ نے دنیا کو خطاب کیا۔ تاکہ آپ معلوم کر سکیں۔ کہ تبشیر اور وعظ کا ایک کلام وہ نتیجہ خیز اثر چھوڑتا ہے۔ کہ لاکھوں تلواریں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ آپ فرماتے ہیں:

"اور محمد مہدی ہونے کی حیثیت سے میرا کام یہ ہے۔ کہ آسمانی نشانوں کے ساتھ خدائی توحید دنیا میں دوبارہ قائم کروں۔ کیونکہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محض آسمانی نشان دکھلا کر خدائی عظمت اور طاقت اور قدرت عرب کے بت پرستوں کے دلوں پر قائم کی تھی۔ سو ایسا ہی مجھے روح القدس سے مدد دی گئی۔ وہ خدا جو تمام نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا۔ اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ پر بمقام طور ظاہر ہوا۔ اور حضرت مسیح پر شعیر کے پہاڑ پر طلوع فرمایا۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فاران کے پہاڑ پر چمکا۔ وہی قادر و قدوس خدا میرے پر تجلی فرما ہوا ہے۔ کہ اس نے مجھ سے باتیں کیں۔ اور مجھے فرمایا۔ کہ وہ اعلیٰ وجود جس کی پرستش کے لئے تمام نبی بھیجے گئے۔ میں ہوں۔ میں اکیلا خالق اور مالک ہوں۔ اور کوئی میرا شریک نہیں۔ اور میں پیدا ہونے اور مرنے سے پاک ہوں۔ اور میرے پر ظاہر کیا گیا۔ کہ جو کچھ مسیح کی نسبت اکثر عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ یعنی تثلیث و کفارہ وغیرہ یہ سب انسانی غلطیاں ہیں۔ اور حقیقی تعلیم سے انحراف ہے۔ خدا نے اپنے زندہ کلام سے بلاواسطہ مجھے یہ اطلاع دی ہے۔ اور مجھے اس نے کہا ہے۔ کہ اگر تیرے لئے یہ مشکل پیش آوے۔ کہ لوگ کہیں کہ ہم کیونکر سمجھیں کہ تو خدا کی طرف سے ہے۔ تو انہیں کہہ دے کہ اس پر یہ دلیل کافی ہے۔ کہ اس کے آسمانی نشان میرے گواہ ہیں۔ دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ پیش از وقت غیب کی باتیں بتلائی جاتی ہیں۔ اور وہ اسرار جن کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں، وہ قبل از وقت ظاہر کئے جاتے ہیں۔ اور دوسرا نشان یہ ہے۔ کہ اگر کوئی ان باتوں پر مقابلہ کرنا چاہے۔ مثلاً کسی دعا کا قبول ہونا اور پھر پیش از وقت اس قبولیت کا علم دیئے جانا اور غیبی واقعات معلوم ہونا۔ جو انسان کی حد علم سے باہر ہیں۔ تو اس مقابلہ میں وہ مغلوب رہے گا۔ گو وہ مشرقی ہو یا مغربی۔

یہ وہ دو نشان ہیں جو مجھ کو دیئے گئے ہیں۔ تا ان کے ذریعہ سے اس سچے خدا کی طرف لوگوں کو کھینچوں۔ جو درحقیقت ہماری روحوں اور جسموں کا خدا ہے۔ جس کی طرف ایک دن ہر ایک کا سفر ہے یہ سچ ہے کہ وہ مذہب کچھ چیز نہیں۔ جس میں الٰہی طاقت نہیں۔ تمام نبیوں نے سچے مذہب کی یہی نشانی ٹھہرائی ہے۔ کہ اس میں ایسی طاقت ہو۔"

(اسلام اور جہاد)

(باقی)

درس قرآن کریم اور اجتماعی دعاء

پشاور

(۱) شہر کی مسجد میں عشاء کی نماز کے بعد روزانہ مولوی چراغ الدین صاحب ایک پارہ کا درس قرآن کریم دیتے رہے۔ ۹ رمئی کو قرآن ختم کیا گیا۔ درس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ بعدہٗ چائے اور مٹھائی سے حاضرین کی تواضع کی گئی۔

(۲) سول کوارٹرز کی مسجد میں بھی درس کا انتظام کیا گیا وہاں درس صبح کی نماز کے بعد اور عصر کی نماز کے بعد ہوتا تھا۔ صبح کی نماز کے بعد روزانہ مولوی چراغ الدین صاحب دیتے تھے۔ اور عصر کے بعد مولوی محمد الطاف خان صاحب درس دیا کرتے تھے۔ اور مورخہ ۱۰ رمئی کو صبح کی نماز کے بعد مولوی چراغ الدین صاحب نے آخری ربع کا درس دے کر لمبی دعا کرائی۔

(۳) تراویح کا انتظام سول کوارٹرز کی مسجد میں کیا گیا تھا۔ ۲۹ رماہ رمضان کو بوقت ۵ بجے ہر دو مساجد شہر و سول کوارٹرز میں درس کے بعد اجتماعی دعا تقریباً دو گھنٹہ تک کی گئی۔ جس میں احباب نے نہایت سوز و گداز سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی کامل صحتیابی اور درازی عمر اور حضور کے اپنے جملہ مقاصد میں کامیابی کے لئے اور سلسلہ کی ترقی کے لئے دعائیں کیں۔ احباب درس دینے والوں اور سننے والوں کے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور قرآن کریم کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (شمس دین امیر جماعت احمدیہ پشاور)

کرونڈی ضلع خیرپور

رمضان المبارک میں قرآن کریم کا درس مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے کرونڈی ضلع خیرپور میں دیا۔ درس روزانہ بعد نماز فجر اور بعد نماز ظہر دیا گیا۔ احباب جماعت کے علاوہ مستورات بھی بڑے شوق سے درس میں شامل ہوتی رہیں۔ بعد نماز مغرب بخاری شریف کا درس دیا گیا۔ اس طرح احباب رمضان کے مبارک ایام میں قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاکیزہ کلمات سے مستفیض ہوتے رہے۔

روزانہ درس کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت۔ سلامتی اور کامیاب لمبی عمر کے لئے دعا کی گئی۔ ۲۹ ر رمضان المبارک کو تمام مرد و زن نے جمع ہو کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے اور اسلام کی ترقی کے لئے نہایت عاجزی اور خشوع کے ساتھ دعائیں کیں۔ خاکسار سیکرٹری رشد و اصلاح کرونڈی

مکرم مولوی رحمت علی صاحب کی علالت اور درخواست دعا

مکرم مولوی رحمت علی صاحب کی عام صحت بفضلہ اچھی ہے۔ اور وہ ہسپتال سے گھر آ چکے ہیں۔ لیکن ابھی ایک زخم پوری طرح مندمل نہیں ہوا۔ ریڑھ کی ہڈی پر ایک سوراخ پیدا ہو کر تھوڑا تھوڑا رستا رہتا ہے۔ پیٹ پر بھی ایک دو گلٹیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ یہ پیچیدگیاں ڈاکٹر صاحبان کی رائے میں گردہ میں پتھری کی وجہ سے ہیں۔ اس لئے پتھری نکالنے کے لئے بڑے اپریشن کے لئے جلد ہی پھر ہسپتال میں داخل ہوں گے۔ احباب خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد صحت کاملہ کے ساتھ مزید خدمت سلسلہ کی توفیق دے۔ قمر الدین

مجلس انصار سلطان القلم ربوہ کا اجلاس

ربوہ ۳۰ رمئی۔ کل تیسرے پہر مجلس انصار سلطان القلم قیادت ربوہ کا اجلاس زیر صدارت مکرم عبد السلام صاحب اختر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد سیکرٹری مجلس نے گذشتہ اجلاس کی رپورٹ پیش کی۔ بعدہ فضل الرحمٰن صاحب نعیم نے "عربی زبان پر ایک طائرانہ نظر" کے موضوع پر مقالہ پیش کیا۔ جو کارل شیٹلز کے مقالے کا ترجمہ تھا۔ اس کے بعد حافظ عبید اللہ صاحب عابد اور امین اللہ خان صاحب سالک نے نظمیں پیش کیں۔ آخر میں پروفیسر نصیر احمد خان صاحب اور پروفیسر عبد السلام صاحب اختر نے اپنے کلام سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ دعا کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (نامہ نگار)

امانت تحریک جدید

"صدر انجمن احمدیہ میں تو روپیہ رکھوانے کی لوگوں کو عادت پڑی ہوئی ہے۔ لیکن میں **تحریک جدید** کے لئے جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنا روپیہ وہاں بھی رکھیں"۔
(حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز)

(افسر امانت تحریک جدید)

خدام الاحمدیہ کے سولہویں سالانہ اجتماع کے ضروری کوائف

خدام الاحمدیہ کا آئندہ سالانہ اجتماع انشاء اللہ حسب سابق ماہ اکتوبر میں منعقد ہوگا۔ معین تاریخوں کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔ لیکن بعض امور ایسے ہیں کہ جن کے لئے ابھی سے تیاری شروع کرنی ضروری ہے

۱۔ انتخاب نائب صدر:۔ دستور اساسی کے قاعدہ ۹۳ کے ماتحت صدر مجلس (موجودہ وقت میں نائب صدر) کا انتخاب دو سال کے لئے ہوتا ہے۔ گذشتہ مرتبہ یہ انتخاب ۱۹۵۴ء کے اجتماع کے موقع پر ہوا تھا۔ قواعد کے لحاظ سے امسال سالانہ اجتماع کے موقعہ پر نائب صدر کا انتخاب بھی ہوگا۔ جس کے لئے اسی موقعہ پر ہی نام پیش کئے جائیں گے۔

۲۔ شوریٰ:۔ خدام الاحمدیہ کے اجتماع پر شوریٰ کے اجلاس منعقد ہوتے ہیں جن میں دیگر تجاویز پر غور کرنے کے علاوہ مرکز کے آئندہ سال کے آمد و خرچ کا بجٹ بھی پیش کیا جاتا ہے۔ شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے مجالس کی طرف سے معین الفاظ میں تجاویز مقامی مجلس کے غور کے بعد یکم اگست ۱۹۵۶ء تک مرکزی دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یکم اگست کے بعد آنے والی تجاویز پر سوائے مجلس عاملہ مرکزیہ کی خاص منظوری کے غور نہ ہوگا۔

۳۔ حسب سابق امسال بھی مختلف قسم کے علمی اور ورزشی مقابلے ہوں گے۔ جن کی تفصیلات وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہیں گی۔ ہر مجلس کو کوشش کرنی چاہیئے کہ اس کے نمائندے ان مقابلوں میں حصہ لیں۔

۴۔ نمائندگان:۔ شوریٰ اور انتخاب نائب صدر کی کارروائی میں صرف مجالس کے نمائندگان حصہ لے سکیں گے۔ ہر مجلس کو اپنے اراکین کی تعداد پر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوانے کا حق حاصل ہے۔ قائد مجلس بحیثیت عہدہ شوریٰ کا نمائندہ ہوگا۔ لیکن تعداد کے لحاظ سے وہ اس تعداد میں شامل ہوگا جس کا کسی مجلس کو حق ملتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے قائد خود اجتماع میں شامل نہ ہو رہا ہو تو پھر دوسرا نمائندہ منتخب ہی ہوگا۔ قائد اپنی بجائے کسی کو نامزد نہیں کر سکتا۔ جملہ نمائندگان منتخب ہونے چاہئیں۔

۵۔ چندہ سالانہ اجتماع:۔ چندہ سالانہ اجتماع مقررہ شرح کے مطابق ابھی سے وصول کر کے ساتھ ساتھ مرکز میں بھجواتے رہنا ضروری ہے تا مرکزی دفتر اپنے انتظامات سہولت سے کر سکے شرح چندہ اجتماع حسب سابق ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

۶۔ خدام کی شرکت:۔ جملہ قائدین کوشش کریں اور تحریک کریں کہ زیادہ سے زیادہ خدام اجتماع میں شریک ہوں۔ اور خود مرکز میں رہ کر اپنے فرائض کو سمجھیں اور ان کو بجا لانے کی کوشش کریں۔ چند ایک امور اوپر درج کر دئیے گئے ہیں۔ بقیہ کے متعلق انشاء اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً اعلانات ہوتے رہیں گے۔ جملہ قائدین ان اعلانات پر بروقت کارروائی کر کے مرکز کو اپنی مساعی سے آگاہ کرتے رہیں۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

گمشدہ چھتری

قریباً پچیس ۲۵ دن گذرے اسٹیشن ربوہ پر میرے ایک سمر رشتہ دار کو لالیاں کے کسی شخص نے چھتری پکڑائی۔ وہ اسے واپس لینا بھول گیا۔ جس کی ہو وہ ذیل کے پتہ پر نشان دہی سے اپنی چھتری واپس لے سکتے ہیں۔

محمد بشیر کلاس سیکنڈ ایئر رول نمبر ۱۰ ٹی آئی کالج ربوہ

دعائے مغفرت

میرا بھانجہ عبدالسلام ابن مولوی محمد نور الدین صاحب اجمل سکنہ گولیکی ضلع گجرات جو محترم مکرم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کا حقیقی بھتیجہ تھا مؤرخہ ۲۱ ۵ ۵۶ کو تین خورد سال بچے اور ایک بیوہ چھوڑ کر ایک سال کی لمبی بیماری کے بعد اپنے مولا حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مجلس خدام الاحمدیہ کھاریاں ضلع گجرات کا کافی عرصہ قائد رہا۔ مخلص احمدی تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں داخل فرمائے اور پسماندگان کا خود کفیل ہو۔ آمین

سید اعجاز احمد شاہ عفی عنہ انسپکٹر بیت المال سلسلہ عالیہ احمدیہ

پتہ جات مطلوب ہیں

اگر کسی صاحب کو مندرجہ ذیل موصی صاحبان میں سے کسی کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا موصی متعلقہ اس اعلان کو خود پڑھے تو جلد از جلد اپنے موجودہ ایڈریس سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں تاکہ وصیت کے بارہ میں خط و کتابت کی جا سکے۔

۱۔ سردار علی صاحب ولد غلام قادر صاحب قوم ککرل آف چک شیر کا ۲۷۸ ضلع لائلپور وصیت نمبر ۱۰۸۹۱

۲۔ محمد شفیع صاحب ولد عبدالمجید خانصاحب قوم پٹھان کمال زئی آف قادیان وصیت ۶۷۳۴

۳۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب ظہیر ولد چوہدری کریم بخش صاحب سابق واقف زندگی مقیم ربوہ وصیت نمبر ۷۹۰۷۔

۴۔ سیف عالم صاحب ولد ملک مراد علی صاحب سابق ساکن اروپ ضلع گوجرانوالہ وصیت نمبر ۵۷۹۷

۵۔ عبدالغنی صاحب ولد میاں نظام الدین صاحب سابق ساکن لاہور وصیت نمبر ۳۲۳۹

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میں عرصہ سات ماہ سے ہاتھ کی درد کی وجہ سے بیمار ہوں۔ اب تکلیف بہت بڑھ گئی ہے۔ اور میں علاج کیلئے لاہور جا رہا ہوں۔ نیز میرا بچہ بھی کافی عرصہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے اور میری اہلیہ محترمہ بھی لمبے عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم تینوں کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خادم دین بنائے آمین محمد ہاشم خان درانی دارالصدر ربوہ

(۲) خاکسار کو تقریباً دو ماہ تک بخار رہا۔ اب بخار سے تو آرام ہے۔ البتہ پیٹ میں درد اور دل کی مرض سے تکلیف ہے احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ محمد اسماعیل کاتب

(۳) میرا بھانجہ اور بھانجی کئی روز سے بخار میں مبتلا ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ بشارت الرحمٰن طاہر کارکن دفتر امور خارجہ ربوہ

(۴) میری دو چھوٹی بہنوں نے ایف اے و میٹرک کا امتحان دیا ہے احباب ان کی نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ بیگم کیپٹن منظور احمد خانصاحب کوہاٹ چھاؤنی

(۵) عزیزہ شمیم اختر نے بی اے کا۔ اور عزیزم محمد لطیف نے دسویں کا امتحان دیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب کرے آمین ام نعیم نزد بابو ہوٹل پشاور چھاؤنی

(۶) میرے لڑکے اور لڑکی نے میٹرک کا امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائے۔ آمین۔ فضل الرحمٰن سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ بھیرہ سرگودھا

(۷) ہم چند طلباء امتحان ایکٹریکل انجینئرنگ کا جون میں امتحان دے رہے ہیں۔ احباب ہماری کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ اختر حسین خاں تسیم (۲) محمد لطیف منور (۳) محمد افضل خاں سکول فار الیکٹریشنز لاہور۔

(۸) خاکسار کا امتحان ۲۹ مئی سے شروع ہو رہا ہے۔ احباب نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالغفور قاصد۔ لاہور

(۹) عزیزہ نرگس پروین بعارضہ ٹائیفائڈ قریباً ایک ماہ سے بیمار ہے اور عزیز محمد انور بعارضہ کالی کھانسی سخت تکلیف میں ہے۔ ہر دو کے لئے درویشان قادیان و صحابہ کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ مبارکہ بیگم شاہدہ واہ کینٹ

(۱۰) مکرم چوہدری اشرف علی صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول مرالیوالہ ضلع گوجرانوالہ کا بچہ اکرم علی کافی دنوں سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ وہ عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور درد دل سے دعا فرمائیں (خواجہ) خورشید احمد سیالکوٹی

(۱۱) میرے بھائی چوہدری محمد الدین صاحب گوٹھ نور محمد مہاجر ضلع نواب شاہ کی اہلیہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ اور اب حیدر آباد ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان ان کی صحت کاملہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں عبدالمجید کارکن دفتر خدام الاحمدیہ ربوہ

(۱۲) میری لڑکی امۃ الرشید اہلیہ میر نور احمد تالپور کراچی ہسپتال میں داخل ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو جلد سے جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین چوہدری وزیر محمد جوائنٹ بلڈنگ لاہور

(۱۳) میرے والد مولوی فتح محمد خانصاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲۸۵ ای بی ضلع منٹگمری ان دنوں مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے والد صاحب کو مالی مشکلات سے نجات دے۔ آمین (احمد خاں محمود مہیانوی سٹینوگرافر قادیانی)

ذبیحہ عام سے مویشیوں کی تعداد میں کمی ہو رہی ہے۔ صوبائی اسمبلی کا وقفہ سوالات

لاہور ۲۹ مئی۔ مغربی پاکستان اسمبلی میں وقفہ سوالات کے دوران وزیر خوراک و زراعت سید عابد حسین نے ایوان کو بتایا۔ کہ ذبیحہ عام سے ملک میں مویشیوں کی کمی واقع ہو رہی ہے۔ قلبہ رانی کے لئے بیلوں کی کمی کا باعث مختلف علاقوں میں مویشیوں کی غیر مساوی تقسیم ہے۔ راولپنڈی ڈویژن میں دھنی کا علاقہ اور کوئٹہ ڈویژن میں لسبیلہ کا علاقہ اپنی ضرورت سے زیادہ بیل پیدا کرتے ہیں اور ان علاقوں سے کمی کے علاقوں کی ضروریات کافی حد تک پوری ہو جاتی ہیں۔ وزیر خوراک نے کہا۔ کہ ایک قانون کے تحت سابق پنجاب میں گوشت کے ناغہ کے دو دن مقرر ہیں۔ مفید مویشیوں کے ذبیحہ پر بھی مویشیوں کی حفاظت کے قانون ۱۹۵۲ء کے تحت پابندیاں عائد ہیں۔ سابق سندھ میں تمام میونسپل علاقوں میں بکرے کے گوشت کے دو ناغے اور گائے کے گوشت کے تین ناغے کئے جاتے ہیں۔ سابق سرحد اور سابق ریاست بہاولپور میں بھی اسی قسم کی پابندیاں عائد ہیں۔ بہاولپور سے مویشیوں کی برآمد پر بھی پابندی عاید ہے۔ وزیر خوراک نے کہا۔ کہ ان پابندیوں کو سارے صوبہ میں یکساں طور پر نافذ کرنے کے لئے ایک نیا قانون بنایا جائے گا۔

پاکستان کی گھریلو مصنوعات کے لئے نئے بازار

پاکستان کی گھریلو مصنوعات کی فروخت کے امکانات معلوم کرنے کے لئے ایک منصوبہ کے تحت حال ہی میں ہزاروں ڈالر کی گھریلو مصنوعات کی چیزیں بذریعہ طیارہ پاکستان سے امریکہ بھیجی گئی ہیں۔ امریکہ میں کئی ممتاز ڈیزائن بنانے والے اور تجارتی اشیاء کے ماہر ان نمونوں کا مطالعہ کریں گے۔ اور ان سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔ ماہرین نئی مصنوعات کے امکانات پر غور کریں گے۔ اور بہت سی موجودہ مصنوعات کے ڈیزائن میں ترمیم و تبدیلی کریں گے تاکہ خریداروں کی بدلتی ہوئی پسند کی اس میں رعایت موجود ہو۔ امریکی ڈیزائن کے ماہرین کے فیصلوں کو خاکوں اور نمونوں وغیرہ کی شکل میں پاکستان بھیجا جائے گا۔

مصنوعات کے جو نمونے امریکہ بھیجے گئے ہیں۔ ان کی کل تعداد ۸۵۰ ہے اور وہ پاکستان کے مختلف حصوں سے حاصل کئے گئے ہیں۔ ان مصنوعات میں متعدد قسم کی چیزیں ہیں۔ جن میں بانس کی کرسیاں۔ عورتوں کے منقش اور حسین بٹوے اور ہاتھی دانت کے سگریٹ کیس۔ پشاوری چپلیں۔ اونٹ کی کھال کے ٹیبل لیمپ وغیرہ شامل ہیں۔ مذکورہ بالا نمونے امریکہ کی ایک ممتاز فرم کمپنی ڈیزائن ریسرچ انکارپوریٹڈ آف شکاگو۔ کے نمائندے مسٹر ولیم گولڈ سمتھ نے اکٹھے کئے ہیں۔ مسٹر گولڈ سمتھ ۱۰ نومبر ۱۹۵۵ء کو بین الاقوامی امدادی ادارہ (آئی سی اے) اور کمپنی مذکور کے درمیان ایک معاہدہ کے تحت پاکستان آئے۔ ان کے پاکستان آنے کا مقصد پاکستانی مصنوعات اور صنعتی مہارت کا جائزہ لینا اور مختلف مصنوعات کے نمونے اکٹھا کرنا تھا۔ وہ ترمیم شدہ نمونے وغیرہ لے کر پھر پاکستان آئیں گے۔ اور نئے خاکوں اور ڈیزائنوں کے مطابق مصنوعات تیار کرنے میں حکومت پاکستان اور پاکستانی کاریگروں کی مدد کریں گے تاکہ بہتر اور موجودہ پسند کے مطابق مصنوعات تیار کی جا سکیں۔ اس کا ایک فائدہ یہ ہوگا۔ کہ پاکستان کی گھریلو مصنوعات کی مانگ مغربی ملکوں اور خود پاکستان میں بڑھ جائیگی۔

آفتاب سے توانائی کے حصول میں کامیابی

امریکی ہوائیہ کے سائنسدانوں نے اطلاع دی ہے۔ کہ فضا کے بالائی حصہ میں آفتاب سے کیمیاوی طور پر توانائی پیدا کر کے اس کو کام میں لانے میں انہوں نے ابتدائی کامیابی حاصل کر لی ہے۔

محققوں کا کہنا ہے۔ کہ ان تجربات کے بعد زمین کی فضا سے اوپر راکٹ جہازوں کو شمسی توانائی سے چلانا ممکن ہو سکتا ہے۔ امریکی فضائیہ کے تحقیقی اور ترقیاتی شعبہ نے جسے اے آر ڈی سی کہتے ہیں۔ بتایا کہ آفتاب سے توانائی حاصل کرنے میں بڑی حد تک کامیابی ہوئی ہے۔ ریاست نیو میکسیکو کے ایک تحقیقی مرکز سے چند روز پہلے ایک راکٹ زمین کی سطح سے ساٹھ میل اوپر پھینکا گیا۔ بتایا جاتا ہے۔ کہ اس راکٹ نے نائٹرک آکسائڈ گیس خارج کی۔ عام طور سے فضا میں نائٹرک آکسائڈ گیس نہایت قلیل مقدار میں موجود ہوتی ہے۔ لیکن اس راکٹ سے گیس کے اخراج نے اس جگہ قدرتی گیس کی مقدار میں کروڑوں گنا اضافہ کر دیا۔ اس کے نتیجہ کے طور پر بڑی تیز روشنی پیدا ہوئی۔ اے آر ڈی سی کا کہنا ہے کہ یہ روشنی تقریباً تین میل تک فضا میں پھیل گئی۔ اس کیمیائی ردعمل کو ایک کامیابی سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ جس کے متعلق ارضی طبیعیات کے ماہرین گزشتہ دس سال سے

انگلستان کی یونیورسٹیاں

اس وقت انگلستان اور ویلز میں [illegible] یونیورسٹیاں ہیں جو ڈگری دیتی ہیں۔ اور تین ذرا کم درجے کے یونیورسٹی کالج ہیں۔ ۱۹۵۲-۵۳ء میں ان یونیورسٹیوں اور یونیورسٹی کالجوں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کی تعداد ۸۲ ہزار کے لگ بھگ تھی۔ صرف برطانیہ میں اکتوبر ۵۳ء میں یونیورسٹی طلبہ کی تعداد ۹۷ ہزار چھ سو تھی جبکہ ۳۹-۱۹۳۸ء میں یہ تعداد ۵۰ ہزار تھی۔ یونیورسٹی کے ہر چار طلباء میں سے تین طالبعلم پبلک فنڈز یا تعلیمی اوقاف سے وظائف پاتے ہیں۔ یونیورسٹیاں محکمہ ہائے تعلیم کے حدود اختیار سے باہر ہیں ان کا باہمی تعلق اسکول کے اساتذہ کی ٹریننگ تعلیم یافتگان کی بہم رسانی اور پبلک فنڈز سے وظائف عطا کرنے تک محدود ہے۔ یونیورسٹیاں اگرچہ خود مختار ادارہ ہیں تاہم مملکت انہیں اپنے خزانے سے گرانٹ دیتی ہے۔ اس گرانٹ کی سفارش یونیورسٹی گرانٹس کمیٹی کرتی ہے جسے خزانہ ناظرہ کا چانسلر مقرر کرتا ہے اس کمیٹی کے ارکان یونیورسٹی کے نظم و نسق اور تعلیم کا تجربہ رکھنے والے لوگ ہوتے ہیں۔

بہت سے دوسرے اداروں کی طرح برطانیہ کی یونیورسٹیاں ماضی سے بڑا گہرا تعلق رکھتی ہیں ان میں سے اکثر اجتماعی عہد حاضر کی تحریکات کی پیداوار ہیں۔ اور آج بھی ان حالات کی خصوصیات ان میں پائی جاتی ہیں۔ جن کی کوکھ سے انہوں نے جنم لیا تھا۔

برطانیہ کی قدیم ترین یونیورسٹیاں آکسفورڈ اور کیمبرج جب [illegible] زبردست فکری تحریکات کے نتیجے میں عالم وجود میں آئی تھیں جنہوں نے بارھویں اور تیرھویں صدی میں پورے یورپ کو اپنی زد میں لے لیا تھا۔ پہلے پہل یہ منتشر خاطر طلبہ اور طلبہ کی اجتماع گاہیں تھیں۔ بعد ازاں خدا ترس اور بہی خواہ لوگوں نے رہائشی ہوسٹل تعمیر کئے۔ مقصد یہ تھا کہ پہلے گریجویٹوں کو اور پھر طلبہ کو شہر کی زندگی کے خطرات اور کڑے پن سے محفوظ رکھا جائے۔ قرون وسطی میں ان یونیورسٹیوں میں دینیات۔ فلسفہ۔ اور قانون کی تعلیم دی جاتی تھی۔ اور ان کے گریجویٹ اکثر پادری یا قانون دان ہوتے تھے

جب علمی شعبوں کو وسعت دیئے جانے کا احساس معاشرہ میں پیدا ہوا تو اس کے نتیجہ میں نئی یونیورسٹیاں وجود میں آئیں۔ سب سے پہلے ۱۸۲۶ء میں لنڈن میں [illegible] کی اور لنڈن یونیورسٹی وجود میں آئی۔ پہلے پہل لنڈن یونیورسٹی محض امتحانات تک محدود تھی۔ تعلیم کی فراہمی دوسروں پر چھوڑ دی جاتی تھی۔ لیکن آج کل تعلیم بھی دی جاتی ہے نئی یونیورسٹیوں میں بیالوجی۔ فزکس۔ طب اور انجینئرنگ جیسے جدید مضامین پڑھائے جاتے ہیں جنہیں پرانی یونیورسٹیاں نظر انداز کر رہی تھیں۔

پرانی یونیورسٹیاں شاید آج تک لکیر کی فقیر بنی رہتیں۔ اگر پارلیمنٹ کے نقادوں سے وہ اپنے دائرہ عمل کو وسیع نہ کرتیں اور اپنے دروازے دوسرے علوم و فنون کے لئے نہ کھول دیتیں۔ چنانچہ آج آکسفورڈ کلاسیکل تعلیم کے علاوہ کیمیکل تعلیم کا مرکز بن چکی ہے (ماخوذ)

درخواست دعا

خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ امۃ الحفیظ بعارضہ پچیش سخت بیمار ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ عزیزہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

تسنیم احمد متعلم تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

افغانی قونصل خانہ پر پختونستان کا جھنڈا نہیں لہرایا گیا

میں اپنے بھائی یا بیٹوں کے افعال کا ذمہ دار نہیں ہوں (ڈاکٹر خانصاحب)

مغربی پاکستان اسمبلی کا اجلاس

لاہور ۳۰ مئی۔ کل مغربی پاکستان اسمبلی میں وزیر اعلےٰ ڈاکٹر خانصاحب نے اعلان کیا کہ وہ پاکستان کے وفادار رہیں گے۔ یہ ان کا فرض ہے کہ وہ پاکستان کی حفاظت کریں۔ اور اسے مضبوط بنائیں۔ انہوں نے کہا۔ میں اپنے بھائی بیٹے یا گاؤں والوں کے افعال کا ذمہ دار نہیں ہوں۔ ڈاکٹر خانصاحب نے اپنی پوزیشن کی وضاحت کرتے ہوئے اس وقت اعلان کیا کہ جب وہ ایوان میں قائد حزب مخالف سردار بہادر خاں کی تحریک التوا کے جواب میں ایک سرکاری رپورٹ پیش کر رہے تھے۔ اس سے قبل وقفہ سوالات کے بعد سپیکر نے سردار بہادر خان کو یہ تحریک التوا پیش کرنے کی اجازت نہیں دی تھی کہ پشاور کے قصہ خوانی بازار میں افغان قونصل خانہ پر اینٹی ون یونٹ فرنٹ کے سیکرٹری نے پختونستان کا جھنڈا کیوں لہرایا۔ ڈاکٹر خانصاحب نے کہا کہ انہوں نے تحریک التوا کے فوراً بعد پشاور سے رپورٹ طلب کی جو ابھی مجھے پہنچی ہے۔ جس میں افغان قونصل خانہ میں پختونستان کا جھنڈا لہرانے سے قطعی طور پر تردید کی گئی ہے۔ اور کہا گیا کہ وہاں کسی جشن کے موقع پر افغان حکمران کنبے کے ذاتی جھنڈے لہرائے گئے۔ مسٹر جی الانہ نے کہا کیا ہمیں ڈاکٹر خانصاحب کے اس بیان پر عام بحث کی اجازت دی جائے گی۔ سپیکر نے مسٹر الانہ کے اس مطالبہ کو مسترد کر دیا۔ اس سے قبل ایوان میں بجٹ کے تیسرے مطالبہ زر کی تحریکیں پیش کی گئیں۔ اور ان پر بحث کی گئی یہ مطالبہ زر نظم و نسق عامہ سے متعلق تھا۔ شیخ محمد سعید میاں منظور حسین قاضی مرید احمد مولانا محمد اکرم مسٹر گنڈور میاں محمد شفیع وغیرہ نے اپنی تخفیف زر کی تحریکیں واپس لے لیں۔ لیکن سپیکر نے انہیں مطالبہ زر پر تقریر کرنے کی اجازت دے دی اور اس کے لئے دو دن مقرر کئے گئے اس مطالبہ زر پر کل ۹۵ تخفیف زر کی تحریکیں پیش کی جانے والی تھیں۔ آج ان تحریکوں پر مسٹر جی ایم سید۔ شیخ محمد سعید۔ سید غلام مصطفےٰ شاہ۔ خالد گیلانی بیگم زبیدہ احسان الحق۔ امیر سلطان خان چوہدری انعام خان قاضی مرید احمد چوہدری سجاد محمد مولوی اسلام الدین اور دیگر کئی معززین نے تقریریں کیں۔ انہوں نے حکومت کے نظم و نسق کی بدعنوانیوں پر کڑی نکتہ چینی کی اور کہا کہ حکومت عوام کا معیار زندگی بلند کرنے میں ناکام رہی ہے۔ انہوں نے وزراء اور اعلےٰ افسروں کو بھاری تنخواہوں پر شدید اعتراضات کئے۔ اور ان میں کمی کرنے کا مطالبہ کیا۔ صوبے سے رشوت خوری اور بددیانتی کنبہ پروری کو ختم کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔

طریق انتخاب کا فیصلہ عام انتخابات تک ملتوی کر دیا جائے گا؟

لاہور ۳۰ مئی۔ مغربی پاکستان مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر سردار بہادر خاں نے ایک استقبالیہ تقریب کے موقع پر امید ظاہر کی کہ مخلوط یا جداگانہ انتخاب کا مسئلہ ملک میں عام انتخابات کے نتائج تک ملتوی ہو جائے گا انہوں نے انکشاف کیا کہ ہم نے وزیر اعظم پاکستان سے ایک گذشتہ ملاقات میں یہ تجویز پیش کی تھی کہ مخلوط یا جداگانہ انتخاب کا فیصلہ ملک میں استصواب رائے کے ذریعہ کیا جائے یا پھر اس معاملہ کو سردست ... ملک میں عام انتخابات کے نتائج تک ملتوی کر دیا جائے۔ اور پھر مشرقی اور مغربی پاکستان کی اسمبلیاں اور قومی اسمبلی کے مشترکہ اجلاس میں کثرت رائے سے اس مسئلہ کو طے کیا جائے ایک سوال کے جواب میں سردار بہادر خاں نے بتایا کہ وزیر اعظم آخر الذکر تجویز کو قبول کرنے کی جانب مائل تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں ذاتی طور پر مخلوط انتخاب کا شدید مخالف ہوں۔ اور جداگانہ انتخاب کا حامی ہوں۔ کیونکہ برصغیر پاک و ہند کی تقسیم اور پاکستان کا قیام ہی اس نظریہ کی بنیاد [illegible]

مرکزی کابینہ مغربی پاکستان کی سیاسی صورت حال سے مطمئن ہے

مرکزی کابینہ میں ردّوبدل وزیر اعظم کی چین سے واپسی پر ہوگا

کراچی ۳۰ مئی کل مرکزی کابینہ نے مغربی پاکستان کی سیاسی صورت حال کے بارے میں غور و خوض ختم کر دیا معلوم ہوا ہے۔ مرکزی کابینہ صوبائی صورت حال کے بارے میں پوری طرح مطمئن ہو گئی ہے گورنر نے صدر مملکت وزیر اعظم اور ارکان کابینہ کو یقین دلایا ہے کہ مغربی پاکستان کی سیاسی صورت حال پوری طرح قابو میں ہے اور ان افواہوں میں کوئی صداقت نہیں کہ ڈاکٹر صاحب کی حکومت کمزور ہے۔

وزیر اعظم کا دورہ چین

خیال ہے کہ وزیر اعظم پاکستان چین جانے کا پروگرام ملتوی نہیں کریں گے۔ کیونکہ اب سیاسی صورت حال میں اصلاح کے پہلو نمایاں ہیں۔

باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی اب چین روانہ ہونے سے پہلے اپنی کابینہ میں ردوبدل نہیں کریں گے۔ خیال ہے کہ وزیر اعظم چین سے واپس آکر اپنی کابینہ میں ری پبلکن پارٹی کے نمائندے شامل کریں گے کابینہ سے مسٹر ایم آر کیانی اور پیر علی محمد راشدی کی علیحدگی کو بدستور یقینی ظاہر کیا جا رہا ہے۔

کراچی کارپوریشن کے نئے میئر

کراچی ۳۰ مئی کل صبح مسٹر صدیقی نواب کراچی میونسپل کارپوریشن کے میئر منتخب کر لئے گئے۔ انہوں نے اپنے حریف مسٹر اے۔ ایم جمیل کو سولہ کے مقابلہ میں اکتیس ووٹوں سے شکست دی۔ تین ووٹ مسترد کر دیئے گئے۔ ایک اور امیدوار مسٹر اے ایم توفیق نے اپنے کاغذات نامزدگی واپس لے لئے تھے۔ ڈپٹی میئر کے انتخاب میں مسٹر جمیل احمد نے اپنے حریف مسٹر اعظم خاں کو تیس کے مقابلہ میں اڑتالیس ووٹوں سے ہرا دیا۔

قائم مقام پوسٹ ماسٹر جنرل

لاہور ۳۰ مئی۔ صاحبزادہ سید محمود کی وفات پر مسٹر ایم۔ ڈی مرزا ڈائریکٹر ٹیلی گرافس شمالی سرکل مغربی پاکستان نے قائم ثانی پوسٹ ماسٹر جنرل شمالی سرکل مغربی پاکستان کا عارضی چارج لے لیا ہے

اسپیکر کے انتخاب کے خلاف

درخواست کی سماعت

لاہور ۳۰ مئی۔ لاہور ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے مغربی پاکستان کے سپیکر کے انتخاب کے خلاف مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے رکن مسٹر احمد سعید کرمانی کی درخواست کی سماعت جاری رکھی بیرسٹر بروہی نے اپنے دلائل پیش کئے۔ عدالت نے مسٹر ممتاز حسن قزلباش کو کل حاضر ہونے کے لئے سمن جاری کر دئے ہیں۔

اب یونین جیک نہیں لہرائے جائیں گے

راولپنڈی ۳۰ مئی۔ حکومت مغربی پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ ۳۱ مئی کو ملکہ برطانیہ کے یوم ولادت پر کسی سرکاری عمارت پر یونین جیک نہیں لہرایا جائے گا

یہ امر قابل ذکر ہے کہ آزاد اسلامی جمہوریہ بن جانے کے بعد پاکستان پر مملکت برطانیہ کی وفاداری کا دور ختم ہو چکا ہے۔

عالمی بنک کا وفد لاہور پہنچ گیا

لاہور ۳۰ مئی عالمی بنک کا چار ارکان پر مشتمل ایک وفد لاہور پہنچ گیا ہے۔ یہ وفد جون کے آخر تک پاکستان میں قیام کرے گا۔ اور اس دوران میں ملک کے ترقیاتی منصوبوں کا تفصیلی جائزہ لے گا اور تقسیم سے لے کر اب تک صنعتی اور زرعی ترقی کا اندازہ کرے گا۔

مرکز میں خدمت سلسلہ کا موقع

ایک لیڈی ڈاکٹر صاحبہ کی جو فضل عمر ہسپتال میں دو ماہ کے لئے زنانہ ڈیپارٹمنٹ میں کام کر سکے ــــ جو لیڈی ڈاکٹر صاحبہ سلسلہ کی خدمت کے لئے دو ماہ کے لئے رضا کارانہ طور پر خدمات پیش کر سکیں وہ نظارت امور عامہ کو مطلع فرمائیں۔

اور اگر وہ تنخواہ پر کام کرنا چاہیں۔ تو کم از کم تنخواہ اور قابلیت کے متعلق مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیکر ممنون فرمائیں

المشتہر ناظر امور عامہ ربوہ

دعائے نعم البدل

برادرم مکرم راجہ محمد یعقوب خانصاحب کارکن خلافت لائبریری کا نوزائیدہ بچہ مؤرخہ ۲۹ مئی بروز منگل فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ والدین کو صبر جمیل دے اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔ نیز زچہ کی کامل صحت کیلئے احباب دعا فرمائیں۔

سلطان احمد پیرکوٹی واقف زندگی